بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبلیغ اور مبلغ کے اصول و شرائط سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر نصرت جہاں
مہران کالج کراچی

Prof. Nusrat Jehan

ABSTRACT:

Due to all the knowledgeable discussion, we can say that preaching is actually an inclination with honesty "Amer Bil Maroof "(Command to good Deeds) that is first acted upon one self, letter invited others immediate relatives and than two the people around.

In this whole procedier, it should be carefully observed that there should be no force and harshness or lest somebody should be hurt, but with extreme love and devotion this taks should be carried out. We should not say the words, we have not sufficiently known about or we don't act upon.

Preaching is a granted secred responsibilities by God that not only reforms us but also gives the right guidance to main the law and order situation in society. Allah invite the preaches towards moderations as he has moderately created the whole universe. The Shariah testifies this fact that Muslims are "Umaat-e-Wast" that means the moderate group of people among all the peoples of the world. The holy life of the holy Prophets (peace be upon him) is an imparallel model for us, to implement all the words mentioned above.

تبلیغ کے وسیع مفہوم کو سمجھنے سے پہلے ہم اس کے لفظی معنی سمجھیں گے۔تبلیغ کا لفظ بلغ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں۔ پہنچانے۔کھول کے بیان کرنے اور سمجھانے کے ہیں۔(۱) پہنچانا۔ پیغام رسائی کرنا(۲)

جبکہ علامہ راغب اصفہانی مفردات القرآن میں لکھتے ہیں۔کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے ابھارنا اور اس سے ملتے جلتے، اصلاحی معنی بھی بیان کرتے ہیں یعنی اللہ کے دین کو قبول کرنے کی طرف لوگوں کو بلانا اور آمادہ کرنا۔(۳)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہونے چاہیں، جو نیکی کی جانب بلائیں اور اچھے کام کا حکم کریں برائیوں سے منع کریں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔قرآن پاک میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

تمام امتوں میں تم بہترین امت ہو، جو بھیجی گئی ہیں لوگوں کے لئے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔(۴)

تبلیغ اور دعوت قرآن کی روشنی میں:

قرآن کریم کی دعوت کا طریقہ کار اور اسلوب اتنا ناصحانہ اور حکیمانہ ہے کہ اس میں تمام باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے بہترین طریقے سے دعوت پہنچانے کا حکم دیا ہے۔اسی لئے حق تعالیٰ نے آیت دعوت کے اندر انتہائی مختصر انداز میں سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵ میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔۔۔بلاؤ، اپنی رب کی راہ پر حق کی باتیں سمجھا کر نصیحت کر کے بھلی طرح سے۔

یہ آیت کریمہ دعوت و تبلیغ کے طریقہ کار میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے اسی لئے جملہ داعیان اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو تمام کے تمام عملی طور اس پر کاربند نظر آئیں گے۔ قرآن پاک نے تبلیغ کے لئے واقعات اور مثالوں کا اسلوب اختیار کیا ہے دوسرے طریقہ ہائے تبلیغ کی بہ نسبت یہ طریقہ زیادہ مفید اور کارآمد ہوا ہے چنانچہ قرآن پاک نے انبیاء علیہم السلام کی سیرت اور ان کے مواعظ اور مکالمے ایسی تفصیل سے ذکر فرمائے ہیں کہ قلب سلیم فوراً متاثر ہو

جاتا ہے کیونکہ عملی نمونوں کا جو اثر ہوتا ہے وہ طریقوں میں نہیں ہوتا۔

قرآن پاک میں سورۃ النحل کی آیت ۱۲۰ میں حضرت ابراہیمؑ کے تذکرہ کے ضمن میں فرمایا آپ ﷺ کی دعوت حکمت و موعظ حسنہ کے اصول پر کاربند تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے والدین اور قوم کو دعوت دی تو مخالفین کی فضیلت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انتہائی حکیمانہ انداز میں دعوت دی اسی طرح سے حضرت ابراہیمؑ کے فرزند ہونے کی حیثیت سے والد کو دعوت حق دینے کا انداز قرآن کریم میں موجود ہے۔(۵)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اصلاح نفس کے حصول کا ذریعہ تو راہ علم و اخلاق میں مجاہدہ و ریاضت ہے اور اصلاح غیر کا ذریعہ دعوت وارشاد اور تبلیغ و موعظت ہے اس لئے تکمیل سعادت کے معنی بھی یہ ہوئے کے خود عالم باعمل بن کر دوسروں کو دعوت و تبلیغ کے ذریعے سے عالم و عامل بنایا جائے اسی لئے انسان صلاح و رُشد کے کتنے ہی اعلیٰ مقام پر کیوں نہ پہنچ جائے لیکن جب تک وہ اپنی استطاعت کے مطابق یہ صلاح و رُشد دوسروں تک پہنچانے کا اہتمام نہ کرلے اس وقت تک وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام نے جہاں اپنے پیروؤں کو خود ان کی ذاتی تہذیب و شائستگی کے علم و اخلاق اور اعتقادات و اعمال کے ایک جامع پروگرام پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے وہیں ان کے لئے اس پروگرام کی تبلیغ و دعوت اور ارشاد و تلقین کا حکم بھی صادر فرمادیا ہے تاکہ ایک کے ذریعے دوسرا مہذب و شائستہ بن سکے۔

لہٰذا اگر عقیدہ توحید و رسالت اور عام عبادت و ریاضت نماز، روزہ، حج، جہاد اور احسان وصلہ وغیرہ اس وجہ سے فرض ہیں کہ قرآن و حدیث میں ان کا امر صریح کیا ہے تو دعوت و ارشاد اور تبلیغ و موعظت بھی اس لئے فرض قطعی ہے کہ کتاب و سنت ہی نے اس کا صریح حکم دیا ہے اس کے بارے میں کتنی ہی آیات و روایات وارد ہوئی ہیں۔ ان نصوص میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

ترجمہ:۔ آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعے

سے بلایئے اوران کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے آپ کا رب اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو اسکے راستے سے گم ہوا اور وہی راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں حضرت محمد ﷺ کو خاص طور پر اور امت کے عام منصب یافتگان کو دعوت الی اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ اس فعل دعوت میں الی اللہ کا خطاب حق تعالیٰ کی طرف سے اولاً حضور پاک کو ہے اس لئے بدلیل تخاطب اس دعوت کے داعی اول بنص آیت حضور پاک ﷺ ہیں۔ اور پھر امت کے تمام وہ منصب داران دعوت و تبلیغ جو آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہوں۔(٦)

نبی پاک ﷺ کی دعوت کسی ایک کے لئے مخصوص نہیں بلکہ سارے عالم کے لئے عام ہے مذہب اسلام اپنی تعلیمات اپنے اسم اپنی نسبت ماہیت اور حقیقت کے لحاظ سے ہمہ گیر جامع، مدلل اور ساری دنیا کے لئے ایک مکمل پروگرام کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنی ذاتی وسعت کے ساتھ کشش عام اور جذب قائم کا حامل ہے۔

اسلام میں تبلیغ عام ہے اور اس میں فنِ تبلیغ کے قواعد وضوابط کی تعلیم بحیثیت ایک فن کے دی گئی ہے لہٰذا اگر انصاف اور شعور سے کام لیا جائے تو سلسلہ مذاہب میں اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب نہیں جس کے اسم و معنی اس کی ہمہ گیری کے شاہد اور اس کی تمام صفات اس کی عالمگیریت پر گواہ ہوں۔(٧)

جس طرح اسلام عالمگیر مذہب ہے اسی طرح سے اس کی تبلیغ بھی تیزی سے پھیل جانے والی ہے۔ ابن ماجہ میں تحریر ہے کہ:۔ میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور ذریعہ پاکی بنایا گیا ہے۔ دوسری جگہ سارے عالم کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عنقریب تم پر زمین فتح ہوں گی اور خدا تمہارے لئے کافی ہے (مگر) پھر بھی تم میں سے کوئی شخص تیراندازی وفنونِ جنگ سے تھکنے نہ پائے۔

عنقریب مشرق و مغرب میری امت میں فتح ہونگے ہاں مگر اس کے حکام جہنم ہونگے۔(٨)

بخاری و مسلم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور خزانے میرے ہاتھ پر رکھ دیئے گئے۔

پوری امت کی صلاح وفلاح اور دوا و معالجہ کے لئے مسلمان پر ذمہ دار ٹھہرائی گئی اس کے تین فرض قرار دیئے گئے ہیں، پوری امت بلکہ ساری انسانیت کو خیر کی دعوت، معروف کی اشاعت اور منکر کی ممانعت کی تاکید کی گئی۔(۹)

امت مسلمہ فرائض نبوت میں دعوت خیر اور نہی منکر میں نبی ﷺ کی جانشین ہے اس لئے رسول کریم ﷺ کو کارِ نبوت کے جو چار فرض عطا ہوئے ہیں، تلاوت، احکام تعلیم کتاب وحکمت اور تذکیہ ان ہی کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشانہ اسلام میں روشنی ہے۔

رسول پاک ﷺ نے ان فرائض کو بحسن وخوبی انجام دیا لوگوں کو احکام الٰہی اور آیات ربانی پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب الٰہی اور حکمت ربانی کی باتیں سکھائیں، اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی صحبت فیض، تاثیر اور تدبیر سے پاک وصاف بھی کیا۔ نفوس کا تذکیہ فرمایا، قلوب کے امراض کا علاج کیا برائیوں اور بدیوں کے زنگ اور میل کو دور کر کے اخلاق انسانی کو نکھارا اور سنوارا یہ دونوں ظاہری اور باطنی فرض یکساں اہمیت سے ادا ہوتے رہے چنانچہ صحابہؓ اور ان کے بعد تابعین اور پھر تبع تابعین کے تینوں قرنوں تک یہ دونوں ظاہری اور باطنی کام اسی طرح رہے جو استاذ تھے وہ شیخ تھے اور جو شیخ تھے وہ استاذ تھے جو مسند درس کو جلوہ دیتے تھے وہ خلوت کے شب زندہ دار اور اپنے ہم نشینوں کے تذکیہ وتصفیہ کے بھی ذمہ دار تھے اور ان تینوں طبقوں میں استاذ اور شیخ کی تفریق نظر نہیں آتی۔(۱۰)

حدیث میں آیا ہے کہ جب لوگ معصیت میں مبتلا ہو جائیں اور ان میں سے ایسے لوگ بھی موجود ہوں جو ان کو معصیت سے روک سکتے ہیں مگر وہ کاہلی کریں اور ان کو معصیت سے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب جلد نازل فرمائے گا۔ اگر تم کسی جگہ ناجائز کام ہوتا ہوا دیکھو گے اور خاموش رہو گے تو اس گناہ میں تم بھی شریک سمجھے جاؤ گے۔ کیونکہ غیبت کرنے والا اور سننے والا گناہ کے اندر دونوں برابر ہیں۔(۱۱)

تبلیغ کے چند اہم اصول

دعوت کے لئے جو دینی اصول ہمیں آپ ﷺ کی زندگی سے ملتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

پہلا اصول: دعوت کے لئے جس قدر آسان طریقے کو اپنانا ممکن ہو اپنایا جائے اس لئے کہ ایک چیز کے مختلف پہلو ہوتے ہیں ایک اعتبار سے وہ چیز آسان اور سہل ہوتی ہے اور دوسرے اعتبار سے مشکل، مبلغ اگر تبلیغ کے دوران آسان پہلو بشارت کے ساتھ پیش کرے تو سامع کو اجنبیت محسوس نہیں ہوگی۔

دوسرا اصول: مبلغ کو اس امر کی رعایت رکھنی لازم ہے کہ مخاطبین کے معتقدات کی تنقیص نہ ہو انہیں برا بھلا کہنے سے احتراز کریں۔ سورۂ الانعام میں بیان ہے۔

ولا تسبو الذین یدعون من دون الله فیسبو الله عدوا بغیر علم.(۱۲)

تیسرا اصول: مبلغ کو چاہیے کہ کلام میں نرمی پیدا کریں کیونکہ بعض لوگ تعظیم وتکریم والے خطاب وکلام کے عادی ہوتے ہیں اس لئے ان کے مزاج کی رعایت رکھتے ہوئے دعوت دینی چاہیے۔(۱۳)

چوتھا اصول: تبلیغ کا اہم اصول یہ ہے کہ لوگوں کی سمجھ کے مطابق بات کی جائے جیسے کہ قرآن کریم کو حق تعالٰی نے مختلف معجزانہ اسلوب کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا۔ یعنی دعوت وتبلیغ کے لئے تھکا دینے والا تسلسل اور ہر وقت مخاطب کو اس کا پابند بنائے رکھنے کی کوشش کرنا غلط ہے ورنہ مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

پانچواں اصول: مبلغ کو تمام اوقات میں تبلیغ کرنے سے احتراز کرنا چاہیے جن اوقات میں مخاطبین کوئی اعتراض، نکتہ چینی شروع کریں تو داعی کو چاہیے کہ وہ دعوت دینے کے بجائے وہاں سے ہٹ جائیں کسی اور مناسب موقع کا انتظار کریں۔

چھٹا اصول: مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعوت دیتے وقت اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مخاطبین اپنی دلچسپی کے کام میں منہمک نہوں۔

ساتواں اصول: مبلغ کے لئے اس امر کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ دعوت میں بے فائدہ تکرار سے پرہیز کریں اور دعوت وقفہ وقفہ سے جاری رکھے۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا یہی طریقہ کار تھا۔ آج کل سلسلہ وار بیانات کا طریقہ رائج ہے اس سے زیادہ بہتر طریقہ یہی ہو گا کہ دن میں ایک مرتبہ بیان ہو۔

آٹھواں اصول: ایک بہترین مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ کے اس بہترین اصول کو مدنظر رکھیں کہ اپنے گردوپیش کا پوری طرح ہوشیاری اور مستعدی کے ساتھ جائز لیتے رہیں کہ دعوت کے لیے کون سا موقع اچھا اور موزوں ہے جیسے وہ اس مقصد کے لیے موزوں موقع محسوس کرے فوراً بغیر کسی توقف کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اس کی بہترین مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے ایام اسیری کی دعوت ہے۔ خواب کی تعبیر پوچھنے والوں کو تعبیر بتانے سے قبل راہ ہموار کر کے دعوت توحید دی۔ (۱۴)

نواں اصول: مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ مخاطب کی حیثیت کا خیال رکھتے ہوئے بات پیش کرے مثلاً اہل علم سے خطاب کا انداز ولب ولہجہ اس سے بالکل مختلف ہو گا جو طریقہ کار عام لوگوں سے خطاب میں اختیار کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ مخاطبین کے مراتب کو سامنے رکھ کر بات کرنی چاہیے جس سے داعی ومخاطبین کے درمیان انسیت اور قرب پیدا ہو جائے گا جیسا کہ قرآن کریم میں حق تعالیٰ شانہ نے اہل کتاب سے مجادلہ ومباحثہ کی اجازت دی تو اس کے ساتھ اس کی صورت بھی بیان فرمائی کہ مسلمات کا اقرار واعتراف کرو۔

ولا تجادلو اهل الكتاب الا بالتى هى احسن الا الذين ظلمو امنهم و قولوا امنا بالذى انزل الينا وانزل اليكم والهنا والهكم واحدونحن له مسلمون (۱۵)

دسواں اصول: ایسے دلائل پیش کئے جائیں جن سے مخالف خاموش ہو جائے مبلغ

مخاطب کے اندر عناد اور ہٹ دھرمی محسوس کریں تو وہاں امر حق کسی ایسے پہلو سے پیش کیا جائے جس پر اس کو اپنی ہٹ دھرمی کے اظہار کا موقع نہ ملے بلکہ اگر قبول حق کی صلاحیت ہو تو اس کو قبول کرے ورنہ اس کو بحث و جدال کی راہ تو کم از کم نہ ملے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک بادشاہ کا مناظرہ مذکور ہے۔(۱۶)

گیارھواں اصول: مبلغ کو دعوت میں جلد بازی سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیے بلکہ جسمانی و مادی خوراک کی طرح روحانی خوراک کا بھی ٹھیک ٹھاک اندازہ رکھنا چاہیے۔ دعوت میں جلدی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ دعوت کے ساتھ ان کی ترتیب کا انتظام واہتمام بھی کرنا چاہیے۔

بارھواں اصول: مبلغ کے پیش نظر یہ بات ہونی چاہیے کہ اپنوں سے لاپرواہی اور بیگانوں کو اپنا بنانے کی انتہائی کوشش میں لگنے کے بجائے اپنوں کی تعلیم و تربیت کو ترجیح دے۔(۱۷)

تیرھواں اصول: مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ ہر بات پر نظر ہو۔ اگر کسی قسم کی بے قاعدگی کا خدشہ محسوس کرے تو اس کے لئے پیشگی اقدامات کرے تاکہ معاشرہ میں کسی قسم کا فتنہ برپا نہ ہو اگر اس سے پہلوتہی کی گئی تو اس فتنے کی زد میں کوئی مخصوص طبقہ نہیں بلکہ پوری قوم اس سے دوچار ہو کر رہ جائے گی۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

واتقوا فتنة لاتصيبن الذين ظلمو منكم خاصه (۱۸)

یعنی فتنہ عوام وخواص سب کو نگل جائے گا۔

مندرجہ بالا اصولوں پر توجہ دی جائے تو یقیناً تبلیغ موثر اور دلنشین ہو جاتی ہے اور دلوں میں سچی بات گھر کر جاتی ہے۔ مندرجہ بالا اصولوں کے ساتھ تبلیغ کی کچھ شرائط بھی ہیں، جن میں سے اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں۔

داعی کی شرائط:

داعی کے لئے کچھ شرائط کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

(۱)**پہلی شرط** :نص قرآنی کے مطابق ارشاد ہے کہ

لتکو نو اشھداء علی الناس(۱۹)

کے تحت جس دین پر گواہ بنایا گیا ہے اولاً اس پر صدق دل سے ایمان لانا ضروری ہے۔

یعنی جس بات کولوگوں کے سامنے پیش کرنا ہوصداقت وحقانیت کے ساتھ پیش کی جا ئے۔اوراعلانیہ اظہار بھی کیا جائے۔

(۲)**دوسری شرط**: جس دین حق پر ایمان لائے ہیں اس کو ظاہر کریں یعنی زبان سے گواہی دیں۔دین کے اظہار میں کوئی بات مانع نہیں ہونی چاہیے سوائے ان صورتوں کے جن میں جان کا خطرہ ہو۔جب تک شریعت کی ضمانت لازم نہ آتی ہوتو ایسا کرنے کی گنجائش ہوگی۔

(۳) **تیسری شرط**: تبلیغ دین کے لیئے صرف زبان کی صفائی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اعمال بھی اس کی تصدیق کریں۔اسی لیئے سیرت کا سنوارنا دعوت کے بیان میں انتہائی مئوثر ہے۔

(۴)**چوتھی شرط**:دین حق کی دعوت وتبلیغ میں مبلغ اپنے حفظ وامان میں حق تعالیٰ پر کامل یقین رکھے۔اور کھل کر دعوت دے مخالفین کے ردِعمل یا مخالفت سے ڈرنا نہیں چاہیئے خوف کا عنصر وہاں غالب ہوتا ہے جہاں حفاظت مشکوک ہو۔جب محافظ اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتو پھر اس پر مکمل اعتماد وتوکل رکھنا چاہیئے۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الیٰ قولہ واللہ یعصمک من الناس: (۲۰)

یعنی اللہ حفاظت کرے گا۔

پانچویں شرط:مخالفین کے اعتراضات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسلسل جدوجہد کرنی چاہیئے اگر کسی ایک نے بھی ہدایت قبول نہیں کی تو مبلغ کو دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ بار بار کوشش کرنی چاہیئے۔

چھٹی شرط: مبلغ کے لیئے ضروری ہے کہ وہ باعلم وعمل لوگوں پر اعتماد کرے اور ان سے مراجعت، تعلق اور رہنمائی حاصل کرنے میں کوتاہی نہ کرے ورنہ یہ نہ صرف مبلغ کے لئے بلکہ تبلیغ دین کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ علماءِ دین کی قدر ومنزلت کا تقاضہ ہے کی دین میں رہنمائی حاصل کی جائے۔

ساتویں شرط: دعوت وتبلیغ کو دین کے چند شعبوں میں محدود نہ کیا جائے بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں دعوت وتبلیغ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر معروف کی ترغیب دی جائے اور منکر سے روکا نہ جائے تو دعوت ادھوری رہ جاتی ہے۔

آٹھویں شرط: مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ مخاطبین کے نفسیاتی تقاضوں کا لحاظ رکھا جائے نہ صرف ان کی صلاحیت کو دیکھا جائے بلکہ یہ بھی دیکھا جائے کہ دعوت کے وقت ان کی نفسیاتی حالت کیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام خصوصی طور پر نبی آخر الزمان بہترین طریقے پر انسانی نفسیات کو سمجھنے والے تھے۔ (۲۱)

مبلغ کی صفات: مبلغ کی چند صفات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **عالم با عمل** : مبلغ کو عالم باعمل ہونا چاہئیے یہ نہ ہو کہ دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلیم دی جائے اور خود اس سے اجتناب نہ کیا جائے کیونکہ ایسی صورت میں تبلیغ کامیاب نہیں ہوسکتی۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ۔

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے جو خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ کامیاب ہوں گے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ

تم بہترین اُمت ہو تم لوگ نیک کام کرتے ہیں اور برے کام سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

مسلمانوں کا اشرف الناس اور اُمت محمد ﷺ کا اشرف الامم ہونا احادیث میں تصریح

سے آیا ہے قرآن پاک کی آیات میں بھی کئی جگہ اس مضمون کو صراحتاً واشارۃً بیان فرمایا ہے اس آیت شریفہ میں بھی خیر اُمۃ کا اطلاق فرمایا گیا ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکی حکمت کی طرف بھی اشارۃً فرمایا گیا ہے کہ "تم بہترین اُمت ہو اسی لیئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو۔(۲۲)

(۲)**بے خوف و نڈر**: حق بات بلا تامل کہنے کا حوصلہ رکھتا ہو۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اگر ایسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔(۲۳)

(۳)**حلیم الطبع**: مبلغ کو نرم مزاج ہونا چاہیئے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ اپنی نیک بختی جتانے اور دوسروں پر اعتراض کرنے کی نیت سے نصیحت کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا بلکہ اس سے لوگوں کو صدمہ ہوتا ہے اور غصہ بڑھتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں بہت سے ایسے لوگ آتے تھے جو کم فہم ہوتے تھے جس کی وجہ سے صحابہ اشتعال میں آجاتے تھے تو آپ ﷺ ہمیشہ نرمی سے ہدایت فرمایا کرتے تھے، جسکا اثر اُن بدووں کے قلب پر ہوتا تھا اور وہ نصیحت قبول کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مامون الرشید کو ایک واعظ مبلغ نے کسی بات کی سختی کے ساتھ نصیحت کی تو مامون الرشید نے مبلغ سے کہا ذرا نرمی سے نصیحت کیا کرو دیکھو تم سے بہتر نام حضرت کلیم اللہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعونِ مصر جیسے بدکار کی جانب ناصح بنا کر بھیجا گیا تو ان کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔(۲۴)

> اے موسیٰ علیہ السلام اور اے ہارون علیہ السلام فرعون سے نرمی کے ساتھ باتیں کرو۔

(۴)**عفو و درگزر**: مبلغ کو مخاطبین کی طرف سے کسی قسم کی ناگواری دیکھنے میں آئے تو عفو و درگزر سے کام لینا چاہیئے۔ اور ان کی بری صفتوں اور کمزوریوں پر چشم پوشی سے کام لینا چا

چاہیئے۔غصہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۲۵)

(۵)**تواضع و انکساری** : مبلغ کو تواضع وانکساری کا پیکر ہونا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعے سے فضائل کے درجات پاسکے۔

(۶)**پاک دامنی** : دنیاوی حرص وہوس اور شہوت پرستی پر انسان کو حق سے دور کر دیتی ہیں اور باطل سے قریب کر دیتی ہیں۔جب کہ ایک زاہد اور متقی مبلغ خود بھی اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔اور مخاطبین کے ایمان کو بھی جلاء بخشتا ہے۔

(۷)**صفت استقلال** : یہ وہ صفت ہے جس سے مبلغ اپنے فرائض منصبی بہترین طریقے سے نبھا سکتا ہے مبلغ کا جسمانی اور روحانی استقلال اس کی تبلیغ میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

(۸)**صابر صبر سے کام لینے والا** : مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔اور صابر ہو کیونکہ تبلیغ کے دوران ایسے کئی مراحل آتے ہیں جب صبر کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو تبلیغ کا عمل رک جاتا ہے۔یہ وہ وصف ہے جس کی تلقین انبیاء کرام علیہ السلام اور جملہ داعیانِ ادیان کو کی گئی صبر کو تبلیغ کی کامیابی میں خاص اہمیت حاصل ہے۔اس لیئے قرآن کریم نے صبر کی فضیلت کے ساتھ ساتھ ترغیب وتلقین بھی مختلف مقامات پر ارشاد فرمایا:

انما یو فی الصابرون اجر ھم بغیر حساب (۲۶)

(۹)**بہترین قوت بیان** : مبلغ کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بہترین قوت بیان رکھتا ہو کیونکہ خطابت اور بیان کے ذریعے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرسکتا ہے۔اور دعوت کو بہترین طریقے سے پیش کرسکتا ہے۔

(۱۰)**پُر وقار ھونا** : مبلغ کے لئے پُر وقار ہونا ضروری ہے۔وقار ایک ایسی نعمت ہے جس کے ذریعے انسان مخلوق کے ہاں رعب و بزرگی پاتا ہے۔

اس لیئے ایک مبلغ کی طبیعت میں وقار کا ہونا لازم ہے۔یعنی فضول گوئی سے بچے، جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے بے جا اور غلط قسم کا ہنسی مزاق نہ کریں۔

(۱۱)**راست بازی :** ایک مبلغ کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ راست گو ہو۔ قرآن کریم صادقین کی معیت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صدق کو بھلائی کا واسطہ اور ذریعہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ خود بھی صادق وامین کہلاتے ہیں۔(۲۷)

(۱۲)**امانت دار :** مبلغ دراصل امانت دار ہوتا ہے کہ وہ حق کو پائے اور پھر اُسے آگے منتقل کردے۔ جس شخص میں امانت پیدا ہو جائے وہ اپنے تمام واجبات کی ادائیگی خوش اسلوبی سے نبھاتا ہے۔ امانت داری کو ایمان کا معیار دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ

ان اللہ یا مرکم ان توء د و الا منٰت الیٰ اھلھا(۲۸)

(۱۳)**فطانت کا حامل ہونا :** مبلغ کے لیئے ضروری ہے کہ فطین ہو بات کو سمجھتا بھی ہو اور اسکے حل کی صلاحیت بھی رکھتا ہو قرآن وشریعت کے معاملات کو فہم وفراست سے اپناتا ہو اور لوگوں کو آسانی کے ساتھ مسائل کا حل پیش کرتا ہو۔

(۱۴)**عھد کا پاسدار ھو:** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

واوفوا با لعھدان العھد کان مسئولا(۲۹)

ایک بہترین مبلغ کے لیئے اپنی تبلیغ کو موثر بنانے کے لیئے ضروری ہے کہ وہ عہد کی پاسداری کرتا ہو۔ کیونکہ جس میں عہد کی پاسداری نہ ہو اس کا دین نامکمل ہے۔

(۱۵)**صفت جودوسخا :** یہ بہت اہم ترین صفت ہے جس کے ذریعے سخت دلوں کو بھی نرم کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کی نفرت کو دور کیا جا سکتا ہے۔

(۱۶)**بھترین منتظم ھونا :** دراصل اسلام تو ہے ہی نظام والا دین اس کے ہر ہر رکن کی ادائیگی کے لیئے نظام موجود ہے۔ اور یہ اسی لیئے ہے کہ ہم اپنے کاموں کو بھی بہترین نظام کے تحت آسانی سے انجام دے سکیں۔ نظم وضبط ایسی نعمت ہے جس کے ذریعے انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لیئے کسی قسم کی ناخوشگوار صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور زندگی میں بھی ترتیب آجاتی ہے۔(۳۰)

تبلیغ کی فرضیت کی نوعیت : بعض علماء نے ہر مسلمان مکلّف (خواہ

مرد ہو یا عورت) پر دعوت وتبلیغ کو واجب قرار دیا ہے اس لیئے وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا دعوت وتبلیغ سے متعلق نصوص کے عمومات اور وجوب پر دلالت کرنے والے امر کے صیغوں سے استدلال کرتے ہیں۔ مثلاً حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں جو یہاں موجود ہے وہ غائب تک پہنچائے، اور بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ دعوت وتبلیغ فرض عین نہیں، فرض کفایہ ہے۔

اسوہ رسول ﷺ اور اعتدال کے ساتھ تبلیغ : اللہ رب العزت نے ہمارے رسول پاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام انبیاء اور رسل میں ایک خاص امتیاز عطا فرمایا آپ کو سید الانبیاء قرار دیا اور آپ ﷺ کی ذات اقدس کو دنیا کے لیئے ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔

سورہ احزاب میں ارشاد ہے کہ

"اے نبی ﷺ بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ ﷺ امت کے لیئے گواہ ہوں گے اور آپ ﷺ (مومنین) کے لیئے بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے لیئے) ڈرانے والے ہیں (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ﷺ ایک روشن چراغ ہیں۔ (۳۱)

رسول پاک ﷺ کے تمام مکارم اخلاق، انداز، اطاعت وعبادت وحالات جلوت و خلوت اور تمام اعمال واقوال اور تعلقات ومعاملات زندگی ہر قوم اور ہر طبقہ و ہر جماعت اور ہر فرد کے لیئے ہر زمانہ اور ہر وقت میں بہترین نمونہ ومثال ہیں۔

میرے پیارے آقائے دو جہاں نے اپنی تبلیغ سے ثابت کیا کہ دین کو کیسے آسان کر کے اور کیسے دیانت کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ کتنی پریشانیاں اٹھانی پڑیں مگر زبان سے اف تک نہ کیا۔

تبلیغ اسلام کا عظیم کام خود رسول پاک ﷺ کے گھر سے شروع ہوا ان کی اہلیہ، بچے، گھریلو ملازم اور لے پالک بیٹے آسانی سے نئے دین کے حلقہ بگوش ہو گئے چونکہ وہ جانتے تھے

کہ رسول اکرم ﷺ ہرگز دروغ گوئی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی بےلوث خدمت ان کا شعار ہے۔اس لیئے تبلیغ کا دائرہ رسول خدا کے دوستوں تک وسیع کیا گیا ہے خصوصاً حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دعوت اسلام دی گئی جس کے بعد وہ اسلام کے پرجوش مبلغ بن گئے۔اس کے بعد مکہ میں پیغمبر اسلام کی دعوت دینے کا مرحلہ آیا آپ ﷺ کے لیئے یہ سب سے مشکل کام ہے۔اس کے بعد شہر کے لوگوں پر توجہ دی وقت گزرنے کے ساتھ آپ ﷺ کی نبوت وتبلیغ کا شہرہ مکے سے نکل کر اردگرد کے علاقوں میں دور تک پھیل گیا۔

یہ آپ ﷺ کی محبت اور اللہ پر کامل ایمان کا نتیجہ تھا کہ اپنے پرائے سب آپ ﷺ کی بات کی صداقت پر یقین کرنے لگے۔(۳۲)

یمن کا ایک باشندہ اسلام کے خلاف کفار مکہ کے پروپیگنڈہ سے اس قدر متاثر اور خوفزدہ ہوا کہ جب مکہ آیا تو اس نے اپنے کانوں میں کپڑے کی کترنیں ٹھوس لیں۔تاکہ وہ پیغمبر اسلام کی جادو اثر تقریر نہ سن سکے مگر جلد ہی اسے اپنے اس منفی اور احمقانہ رویہ کا احساس ہو گیا اس نے خود کو لعنت ملامت کی اور پھر اسلام کی سیدھے سادھے اور معقول اصولوں نے اسے اس قدر متاثر کیا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اسی طرح حبشہ سے مکہ آنے والے بعض افراد نے بھی جو غالباً تاجر تھے۔اسلام قبول کر لیا۔(۳۳)

حضور ﷺ کی قیادت میں تبلیغی انقلاب عظیم الٰہی نظام کی صورت میں برپا ہوا، اس میں حضور پاک ﷺ کی دانشورانہ،حکیمانہ اور جرات مندانہ تبلیغ کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کو پورا کرنے کے لیئے عالمِ اسباب میں سے جن موزوں ترین عوامل کو یکجا کرنے کی ضرورت محسوس فرمائی ان عوامل میں سے سب سے بڑا اور موثر عامل حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک تھی۔آپ ﷺ میں وہ ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں جن میں سے اسلامی انقلاب جیسا منفرد تاریخی کارنامہ انجام دیا جا سکتا تھا۔نبی پاک ﷺ نے جب اللہ کا پیغام پہنچایا تو سب نے اس کی گواہی دی یہی وجہ ہے کہ آپکا ہر خطبہ تبلیغ کا بہترین اور معتدل ذریعہ بن گیا۔(۳۴)

آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع فرمایا اور فرمایا۔

اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں خاص طور پر تمھاری طرف اور عام طور پر سارے انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اللہ کی قسم تم جس طرح جاگتے ہو اسی طرح ایک دن حساب کتاب کے لیئے دوبارہ جگائے جاؤ گے پھر تم جو کچھ کر رہے ہو اسکا حساب تم سے لیا جائے گا اچھائیوں اور نیک اعمال کے بدلے میں تمھیں اچھا بدلہ ملے گا اور برائی کا بدلہ برا ملے گا وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے جنت ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے جہنم ہے اللہ کی قسم اے بنی عبد المطلب میرے علم میں ایسا کوئی نو جوان نہیں جو اپنی قوم کے لیئے اس سے بہتر اور اعلیٰ کوئی چیز لے کر آیا ہو تمھارے واسطے دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں۔(۳۵)

آخر میں دعاء ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مبلغ و داعی اسلام بنائے۔(آمین)

یوں تو آقائے دو جہاں کی صفات تو کیا ایک صفت کی بھی مدح سرائی کرنا میرے کیا کائنات کے کسی بشر کے ظرف کی بات نہیں مگر حسب توفیق باری تعالیٰ کچھ اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہوں اللہ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائیں(آمین)۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ اسلامی اصول زندگی، مولانا محمد عبدالسلام صدیق قادری، ناشر علمی کتاب گھر، مطبوعہ آر۔آئی پرنٹرز کراچی، پہلی اشاعت 1971ء، دسویں اشاعت 1982ء، صفحہ نمبر 204

۲۔ ایضاً

۳۔ دعوت دین کے شرعی اصول وضوابط، مؤلف مولانا مفتی عظمت بنوی، دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان، مجلس التحقیق الفقھی، صفحہ نمبر 13

۴۔ آل عمران، آیت ۳

۵۔ دعوت دین کے شرعی اصول وضوابط، مؤلف مولانا مفتی عظمت بنوی، دارالافتاء جا

معہ المرکز الاسلامی پاکستان، مجلس التحقیق الفقھی، الھدیٰ پرنٹرز، ص ۱۴-۱۳

۶۔ اصول دعوت اسلام، از حکیم الاسلام مولانا قاری طیب صاحب، ایجوکیشنل پریس کراچی،

۷۔ اسلام کا تبلیغی نظام، علامہ سید سلمان ندوی، اردہ علوم شرعیہ۔ مطبع، ایجوکیشنل پریس کراچی، صفحہ نمبر 11.10.9.8

۸۔ اصول دعوت الاسلام، حکیم السلام مولانا قاری طیب صاحب مدظلہٗ، ادارہ علوم شریہ، ایجوکیشنل پریس کراچی، صفحہ نمبر 28.27.26.25

۹۔ اسلام کا نظام دعوت وتبلیغ، علامہ سید سلمان ندوی، دعوت اکیڈمی بین الاقوامی، اسلامی یونیورسٹی پبلیشر۔ شعبہ معلومات دعوت اکیڈمی، صفحہ نمبر 6-5

۱۰۔ ایضاً، صفحہ نمبر 8-7

۱۱۔ تبلیغ دین، حجۃ الاسلام امام غزالیؒ، حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، مترجم مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، زاہد بشیر پرنٹر ایمزان اردو بازار لاہور، سلسلہ مطبوعات 186۔ سن اشاعت 2007، صفحہ نمبر 60-59

۱۲۔ سورۃ الانعام، آیت ۱۰۸

۱۳۔ سورۃ طٰہٰ، آیت ۴۳ تا ۴۴

۱۴۔ یوسف ۳۶ تا ۴۶

۱۵۔ سورۃ عنکبوت، ایت ۴۶

۱۶۔ سورۃ بقرہ، آیت ۲۵۱

۱۷۔ سورۃ عبس

۱۸۔ سورۃ الانفال ۲۵

۱۹۔ سورۃ البقرہ ۱۴۲۱

۲۰۔ سورۃ مائدہ، آیت ۶۱۷

۲۱۔ دعوت دین کی شرعی اصول وضوابط، مؤلف عظمت اللہ بنوی، دارالافتاء جامعہ المرکز اسلامی پاکستان، مجلس الحقیق الفقھی، الھدیٰ پرنٹرز، صفحہ نمبر 16 تا 28

۲۲۔ فضائل اعمال مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، عظیم اینڈ نثر پبلیشرز، صابر پریس اردو بازار لاہور، صفحہ نمبر 12

۲۳۔ ایضاً ص ۱۳

۲۴۔ تبلیغ دین، حجۃ اسلام امام غزالیؒ، صفحہ نمبر 62-61

۲۵۔ سورہ اعراف آیت نمبر ۱۹۹

۲۶۔ سورۂ زمر آیت ۱۰

۲۷۔ دعوت دین کے شرعی اصول وضوابط، مؤلف عظمت اللہ بنوی، دارالافتاء جامعہ المرکز اسلامی پاکستان، مجلس الحقیق الفقھی، الھدیٰ پرنٹرز، صفحہ نمبر 34 تا 43

۲۸۔ سورۂ انساء

۲۹۔ دعوت دین کے شرعیٰ اصول وضوابط، مؤلف عظمت اللہ بنوی، صفحہ نمبر 51-52

۳۰۔ اسوہ رسول اکرم ﷺ، تالیف ڈاکٹر محمد عبدالحیٰ قدس سرہ، طاہر سنز پبلشرز اردو بازار لاہور، ص ۱۵

۳۱۔ سورہ الاحزاب ۴۵ / ۴۶

۳۲۔ اسوہ رسول اکرم ﷺ، تالیف ڈاکٹر محمد عبدالحئی قدس سرہ، طاہر سنز پبلشرز اردو بازار لاہور، ص ۱۵

۳۳۔ نقوش رسول نمبر ج دوم، مدیر۔ محمد عقیل، ادارہ فروغ اردو لاہور، ص ۲۱۱

۳۴۔ نقوش رسول نمبر جلد نمبر ہفتم، مدیر۔ محمد عقیل، ادارہ فروغ اردو لاہور، صفحہ نمبر 211

۳۵۔ سیرت النبی قدم بہ قدم، تالیف عبداللہ فارانی، ناشر ایم۔ آئی۔ ایس پبلیشرز کراچی، صفحہ نمبر ۱۴۶